دھان کی کاشت

دھان پاکستان کی ایک اہم فصل ہے جو ملکی زر مبادلہ کمانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پیداوار بڑھانے کے تمام وسائل کی دستیابی کے باوجود ہمارے ملک میں فی ایکٹر پیداوار کئی ملکوں سے بہت کم ہے۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے کاشت کار نہ تو پودوں کی تعداد پوری رکھتے ہیں اور نہ ہی اچھا اور خالص بیج استعمال کرتے ہیں، اس کے علاوہ وقت پر کھاد اور کیڑے مار دوائیں بھی نہیں چھڑکتے۔ اس سلسلہ میں کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے مناسب تدابیر اور جدید طریقے درج ذیل ہیں۔ جن پر عمل کر کے دھان کی فی ایکٹر پیداوار بڑھائی جا سکتی ہے۔

اچھا اور خالص بیج

اچھی فصل حاصل کرنے کے لئے صحت مند اور خالص بیج استعمال کریں۔ زمینداروں کو چاہئے کہ جس کھیت سے دھان کی آئندہ فصل کے لئے بیج رکھنا مقصود ہو اس کھیت سے تمام غیر اقسام کے پودے تلف کر دیں۔ پھر فصل کی کٹائی کے بعد پودوں سے پہلے جھاڑ کے دانے علیحدہ رکھیں۔ دانوں کو اچھی طرح صاف ستھرا اور خشک کر کے علیحدہ بوریوں میں بھر لیں۔ کمزور اور ہلکے دانوں کو علیحدہ کر لیں۔ کمزور اور ہلکے بیج کو علیحدہ کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک بڑے ٹب میں پانی ڈال کر اس میں پسا ہوا نمک بحساب 6 کلو گرام فی 40 لیٹر ڈال کر اچھی طرح حل کریں۔ پھر دھان کے بیج کو ٹب کے پانی میں ڈالیں۔ کچھ دیر بعد ہلکا اور کمزور بیج اوپر آجائے گا۔ اُسے باہر نکال لیں۔ نیچے بیٹھا ہوا بیج بلحاظ جسامت بہتر ہوگا اور اسے آئندہ فصل کیلئے استعمال کر لیں۔

وقت کاشت اور موزوں اقسام

صوبہ / علاقہ جات	موزوں اقسام	وقت کاشت
پنجاب		
تمام پنجاب سوائے ضلع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن	باسمتی 385، باسمتی 6129 سپر باسمتی اری 6 اور کے ایس 282	باسمتی اقسام: یکم جون تا 20 جون موٹی اقسام: 20 مئی تا 20 جون
ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن	باسمتی 198، اری 6 اور کے ایس 282	باسمتی اقسام: یکم جون تا 20 جون موٹی اقسام: 20 مئی تا 7 جون
سندھ		
بالائی علاقے	ڈی آر 82، ڈی آر 83، اری 6، سداحیات اور ڈی آر 92	15 مئی تا 30 جون
زیریں علاقے	اری 6، ڈی آر 83، شاداب، شعاع 92، اور خوشبو 95	25 اپریل تا 10 جون
سرحد		
میدانی علاقے	اری 6 اور کے ایس 282	یکم مئی تا 31 مئی
پہاڑی علاقے	جے پی 5، سوات I، سوات II، کشمیر نفیس اور بیگھل	یکم مئی تا 20 مئی
بلوچستان	اری 6، ڈی آر 83 سداحیات اور کے ایس 282	20 مئی تا 30 جون

وقت کاشت اور موزوں اقسام

صوبہ / علاقہ جات	موزوں اقسام	وقت کاشت
پنجاب		
تمام پنجاب سوائے ضلع ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن	باسمتی 385، باسمتی 6129 سپر باسمتی اری 6 اور کے ایس 282	باسمتی اقسام: یکم جون تا 20 جون موٹی اقسام: 20 مئی تا 20 جون
ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن	باسمتی 198، اری 6 اور کے ایس 282	باسمتی اقسام: یکم جون تا 20 جون موٹی اقسام: 20 مئی تا 7 جون
سندھ		
بالائی علاقے	ڈی آر 82، ڈی آر 83، اری 6، سداحیات اور ڈی آر 92	15 مئی تا 30 جون
زیریں علاقے	اری 6، ڈی آر 83، شاداب، شعاع 92، اور خوشبو 95	25 اپریل تا 10 جون
سرحد		
میدانی علاقے	اری 6 اور کے ایس 282	یکم مئی تا 31 مئی
پہاڑی علاقے	جے پی 5، سوات I، سوات II، کشمیر نفیس اور بیگھل	یکم مئی تا 20 مئی
بلوچستان	اری 6، ڈی آر 83 سداحیات اور کے ایس 282	20 مئی تا 30 جون

پنیری کی کاشت اور شرح بیج

اچھی پیداوار کے لئے پنیری کا صحت مند ہونا بہت ضروری ہے اور اچھی پنیری حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ تندرست، خالص اور جڑی بوٹیوں سے پاک بیج استعمال کریں۔ باسمتی اقسام کے لئے 5 کلوگرام بیج فی ایکڑ اور موٹی اقسام کے لئے 8 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

عام طور پر پنیری دو طریقوں سے کاشت کی جاتی ہے۔ "تر طریقہ" اور "خشک طریقہ" کاشت سے پہلے بیج کو ٹاپسن ایم یا ڈوروسال بحساب 3 گرام فی کلوگرام ضرور لگائیں۔ اگر پنیری میں پودوں کی بڑھوتری اچھی طرح نہیں ہو رہی یا پتے پیلے ہو رہے ہیں تو بحساب 10 سے 15 گرام یوریا فی مربع میٹر ڈالیں۔ دھان کی پنیری کے لئے مناسب دوائی صرف اس وقت استعمال کریں جب ضرورت محسوس کی جائے۔ اگر کہیں کیڑے کا حملہ ہو تو دانے دار زہر پاڈان بحساب 10 کلوگرام فی ایکڑ یا ڈایازینان 60 ای سی بحساب 400 ملی لیٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

پنیری کی کھیت میں منتقلی

جب پنیری تقریباً 25 دن کی ہو جائے تو اس کو کھیت میں منتقل کر دیں۔ پودوں کا فاصلہ کم از کم ایک بالشت رکھنا ضروری ہے۔ اس سے زیادہ فاصلے پر پودے لگانے سے پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔ باسمتی اقسام دو پودے فی سوراخ اور موٹی اقسام تین پودے فی سوراخ لگائیں۔ پنیری منتقل کرنے سے پہلے خیال رہے کہ زمین اچھی طرح تیار اور ہموار ہو اور کھیت میں 8 تا 10 سینٹی میٹر پانی کھڑا ہو۔

آبپاشی

پنیری لگانے کے دس دن پہلے کھیت میں تقریباً 8 سینٹی میٹر پانی کھڑا رکھیں۔ بعد میں پودوں کی بڑھوتری کے ساتھ ساتھ پانی کی مقدار بڑھاتے جائیں۔ ایک مہینے کے بعد کھیت میں کم از کم 10 سینٹی میٹر پانی کھڑا رکھیں۔ فصل برداشت کرنے سے دو ہفتے پہلے کھیت سے سارا پانی نکال دیں اور کھیت کو خشک ہونے کے لئے چھوڑ دیں۔

زنک کی کمی

دھان کی زیادہ پیداوار دینے والی اقسام کی مسلسل کاشت سے زمین میں زنک کی کمی ہو جاتی ہے جو کہ بہت نقصان دہ ہے۔ نتیجتاً پنیری لگانے کے تین یا چار ہفتوں بعد پودوں کے نچلے پتوں پر بھورے دھبے بن جاتے ہیں۔ بعد میں ان دھبوں کا رنگ زنک جیسا ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد دھبے بڑے ہو جاتے ہیں اور آپس میں مل جاتے ہیں۔ ان کا رنگ سیاہی مائل بھی ہو سکتا ہے۔ اگر شدید کمی ہو تو دھان کا کھیت جلا ہوا نظر آتا ہے۔ بڑھوتری رک جانے سے پودوں کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے۔ جس سے پودے جلد اکھڑ جاتے ہیں۔ اور پیداوار میں زبردست کمی واقع ہو جاتی ہے۔ زنک کی کمی دور کرنے کیلئے زنک سلفیٹ کا استعمال ضرور کریں۔ اچھے نتائج حاصل کرنے کے لئے 35 فیصد زنک سلفیٹ بحساب 8 کلوگرام فی ایکڑ پنیری کی منتقلی کے 8 دن بعد کھیت میں ضرور ڈالیں۔

کھادوں کا استعمال

کیمیائی کھاد

کسی بھی فصل کی پیداوار بڑھانے کے لئے کھاد بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر کھاد متناسب مقدار میں اور بروقت نہ ڈالی جائے تو اس کا زیادہ حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کھادوں کی متناسب مقدار اور ان کا بروقت استعمال کیا جائے۔ زمین کی زرخیزی کو مدنظر رکھتے ہوئے کھادوں کی مقدار کو کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ موٹے چاول والی اقسام یعنی اری 6 اور کے ایس 282 کیلئے 58 کلوگرام نائٹروجن اور 41 کلوگرام فاسفورس جبکہ باسمتی اقسام کیلئے 36 کلوگرام نائٹروجن اور 32 کلو گرام فاسفورس فی ایکڑ ڈالیں۔ نائٹروجن کھاد کا 2/3 حصہ اور تمام فاسفورس پنیری لگانے کے 10 دن بعد فصل میں ڈالیں۔ بقیہ 1/3 حصہ جب دھان کی فصل 45 دن (موٹی اقسام) یا 55 دن (باسمتی) کی ہو جائے تو ڈالیں۔ اگر زمین میرا ہو تو نائٹروجن کھاد کو تین حصوں میں پنیری لگانے کے 25,10 اور 55 دن بعد ڈالیں۔ کھاد کا چھٹہ دینے سے پہلے پانی کھیت سے نکال دیں اور چھٹہ کے فوراً بعد پانی دیں۔ اس سے کھاد کی کارکردگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کھادوں کو پچھلے پہر یا شام کے وقت ڈالیں۔ اگر دھان کی فصل گندم کے بعد کاشت کی جا رہی ہو اور گندم کو فاسفورس 60 کلوگرام فی ایکڑ ڈالی گئی ہو تو دھان کی فصل کو فاسفورس ڈالنے کی قطعی ضرورت نہیں۔ بوریوں کے حساب سے موٹی اقسام کو تقریباً اڑھائی بوری یوریا، ڈیڑھ بوری ٹرپل سپر فاسفیٹ (TSP) یا 2 بوری یوریا اور ڈیڑھ بوری ڈائے امونیم فاسفیٹ (DAP) ڈالیں۔ اسی طرح باسمتی اقسام کو ڈیڑھ بوری یوریا اور سوا بوری TSP یا سوا بوری یوریا اور سوا بوری DAP ڈالیں۔

ڈھانچہ کی فصل کو زمین میں بذریعہ روٹاویٹر یا ڈسک ہیرو سے دبا دیا جائے اس کے فوراً بعد پانی لگا دیں۔ کدو کرنے کے دو تین روز بعد کھیت میں پنیری کی منتقلی کر دیں جب سبز کھاد استعمال کی گئی ہو تو نائٹروجنی کھاد منظور شدہ مقدار سے آدھی پنیری لگانے کے 55 دن بعد ڈالیں۔ فاسفورس کی پوری مقدار سبز کھاد کی فصل میں ڈال دیں۔ سبز کھاد استعمال کرنے سے زمین کی زرخیزی اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہے۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

جڑی بوٹیوں کے تدارک کی تدابیر میں زمین کی تیاری کا عمل سر فہرست ہے۔ مناسب طریقے سے زمین کی تیاری سے نہ صرف پہلے سے اُگی ہوئی جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں۔ بلکہ نئی جڑی بوٹیوں کا نکلنا بھی کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ کھیت میں پودے لگانے کے 20 دن بعد جڑی بوٹیاں ہاتھ سے نکال لیں۔ اسکے علاوہ صحیح کیمیائی ادویات کی مناسب مقدار اور وقت استعمال سے اس امر کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل ادویات کو کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دوائی	مقدار فی ایکڑ	وقت استعمال
سیٹرن 10 جی	7-6 کلوگرام	کاشت کے 3 سے 5 دن بعد
سیٹرن 93 ای سی	650-555 ملی لیٹر	کاشت کے 3 سے 5 دن بعد
رونسٹار 12 ای سی	1.5-1 لیٹر	کاشت کے 3 سے 5 دن بعد
مسچیٹی 60 ای سی	1-0.8 لیٹر	کاشت کے 3 سے 5 دن بعد

ڈھانچہ کی فصل کو زمین میں بذریعہ روٹاویٹر یا ڈسک ہیرو سے دبا دیا جائے اس کے فوراً بعد پانی لگا دیں۔ کدو کرنے کے دو تین روز بعد کھیت میں پنیری کی منتقلی کر دیں جب سبز کھاد استعمال کی گئی ہو تو نائٹروجنی کھاد منظور شدہ مقدار سے آدھی پنیری لگانے کے 55 دن بعد ڈالیں۔ فاسفورس کی پوری مقدار سبز کھاد کی فصل میں ڈال دیں۔ سبز کھاد استعمال کرنے سے زمین کی زرخیزی اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ممکن ہے۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

جڑی بوٹیوں کے تدارک کی تدابیر میں زمین کی تیاری کا عمل سرفہرست ہے۔ مناسب طریقے سے زمین کی تیاری سے نہ صرف پہلے سے اُگی ہوئی جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں۔ بلکہ نئی جڑی بوٹیوں کا نکلنا بھی کافی حد تک کم ہو جاتا ہے۔ کھیت میں پودے لگانے کے 20 دن بعد جڑی بوٹیاں ہاتھ سے نکال لیں۔ اسکے علاوہ صحیح کیمیائی ادویات کی مناسب مقدار اور وقتی استعمال سے اس امر کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل ادویات کو کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

دوائی	مقدار فی ایکڑ	وقت استعمال
سیٹرن 10 جی	7-6 کلوگرام	کاشت کے 3 سے 5 دن بعد
سیٹرن 93 ای سی	650-555 ملی لیٹر	کاشت کے 3 سے 5 دن بعد
رونسٹار 12 ای سی	1.5-1 لیٹر	کاشت کے 3 سے 5 دن بعد
مسچیٹی 60 ای سی	1-0.8 لیٹر	کاشت کے 3 سے 5 دن بعد

کیڑوں کا انسداد

دھان کی فصل کو تقریباً پچاس اقسام کے کیڑے نقصان پہنچاتے ہیں۔ جو اس کی پیداوار میں 15 سے 25 فی صد تک کمی کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات کیڑوں کا حملہ اتنا سخت ہوتا ہے کہ فصل مکمل طور پر تباہ ہو جاتی ہے۔ ان کیڑوں میں زیادہ اہم تنے کی سُنڈیاں، سفید پشت والا تیلہ، پتہ لپیٹ سُنڈی، ٹوکہ، لشکری سُنڈی اور دھان کی گدھیڑی شامل ہیں۔

دھان کی فصل کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ مثلاً زرعی طریقہ انسداد (Cultural Control)، کیڑوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کی کاشت (Resistant Varieties)، حیاتیاتی طریقہ انسداد (Biological Control)، زہروں کا استعمال (Chemical Control)۔ کوئی ایک طریقہ تمام کیڑوں کے انسداد کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس لئے دھان کی فصل کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مربوط پروگرام پر عمل پیرا ہو کر نقصان کو کم کیا جا سکتا ہے۔ کسانوں کو چاہیئے کہ اپنی فصل کا بغور معائنہ کرتے رہیں اور زہریں اس وقت استعمال کریں۔ جب ضرورت ہو۔ زرعی طریقہ انسداد پرانا مگر انتہائی موثر ہے۔ مثلاً کھیتوں میں فصلوں کا مناسب ردوبدل، وٹوں اور کھالوں کی صفائی، یکساں بوائی، فصل کو مناسب وقت پر لگانا، کھادوں کا مناسب استعمال اور مڈھوں کا تلف کرنا وغیرہ۔ قدرت نے پودوں کو اپنی حفاظت کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کیڑوں کی لاکھوں اقسام میں سے صرف تین چار اقسام دھان کی فصل کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ پودوں کی اس قوت مدافعت کا ہمیں پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

قدرت نے بہت سے ایسے کیڑے مکوڑے پیدا کئے ہیں جو ضرر رساں کیڑوں کو مارتے اور کھاتے ہیں۔ زمیندار بھائیوں کو چاہیے کہ دوست اور دشمن کیڑوں کو پہچانیں دشمنوں کو مارنے اور دوستوں کو بچانے کی کوشش کریں۔ اپنے دوستوں کو ہم مختلف طریقوں سے نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ نقصان دہ زہروں کا بے تحاشا استعمال ہے۔ یہ ضروری ہے کہ زہروں کے استعمال سے پہلے دوستوں اور دشمنوں کی تعداد کو دیکھا جائے اگر دشمنوں کی تعداد یا نقصان مقررہ حد سے کم ہو تو کسی صورت میں بھی زہر کا استعمال نہ کیا جائے۔ اگر دشمنوں کی تعداد مقررہ حد تک پہنچ بھی جائے لیکن دوست کیڑے کافی تعداد میں موجود ہوں اور اندازہ ہو کہ دوست کیڑے دشمن کیڑوں کی تعداد کو کم کر دیں گے۔ تو بھی زہروں کا استعمال نہ کریں۔ زہروں کا استعمال صرف اس صورت میں کیا جائے جب دشمن کیڑوں کی تعداد دوست کیڑوں کی تعداد سے بڑھ جائے یا نقصان مقررہ حد سے تجاوز کر جائے۔ اگر ہم نے دانستہ یا نادانستہ اپنے دوستوں کو ختم کر دیا تو پھر ان کا حاصل کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ اگر ہم زہروں کے استعمال میں احتیاط برتیں تو نہ صرف کیڑوں کے نقصانات کو کم کر سکتے ہیں بلکہ پیداواری خرچ کو بھی بہت حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات ہم کھیتوں کو آگ لگا کر بھی اپنے دوستوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ مثلاً فصل کی کٹائی کے بعد مڈھوں کو آگ لگانے سے ہمارے دشمن تنے کی سنڈیوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ وہ تو مڈھوں میں زمین کے اندر آرام کی نیند سو رہی ہوتی ہیں۔ جبکہ بہت سے دوست کیڑے جو کہ مڈھوں کے اوپر ہوتے ہیں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں۔

تنے کی سنڈیاں (Rice Stem Borers)

دھان کی پنیری وقت پر لگائیں اور پنیری پر موجود انڈوں اور متاثرہ پودوں کو ضائع کر دیں اگر اس کے باوجود کیڑوں کا انسداد نہیں ہوتا تو پھر زہر پاشی کریں۔ اس کے لئے دھوڑا یا چھڑکاؤ یا دانے دار زہروں کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پنیری کی منتقلی کے

چاہیے۔ زہروں کے استعمال کے علاوہ اگر کھیتوں سے پانی نکال دیا جائے اور کھیت کو چند دنوں کے لئے خشک رکھا جائے تو اس کیڑے کی تعداد کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر کھیت میں پانی ہمیشہ کھڑا رہے تو اس کیڑے کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔

چاول کی پتہ لپیٹ سنڈی (Rice Leaf Folder)

گذشتہ چند سالوں سے اس کیڑے کا حملہ شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا ہے۔ شروع میں یہ کیڑا صرف پنجاب تک محدود تھا۔ اب اس کا حملہ سندھ میں بھی شروع ہو گیا ہے۔ یہ دھان کی تمام اقسام کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کی سنڈیاں پتوں کو کھرچ کر کھاتی ہیں جس کی وجہ سے پتے میں خوراک بنانے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ اگر اوسطاً دھان کے ایک پودے پر 2 سے 3 پتوں پر حملہ ہو جائے تو زہروں کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ اس کیڑے کا حملہ پچھیتی فصل پر زیادہ ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ فصل کو وقت پر کاشت کیا جائے۔

ٹوکہ (Grass Hopper)

دھان پر ٹوکے کی 5 سے زیادہ اقسام حملہ کرتی ہیں۔ اس کا حملہ پنیری اور فصل دونوں پر ہوتا ہے۔ یہ پہاڑی علاقوں میں زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ پنیری کو اس کے حملہ سے بچانے کے لئے زہروں کا استعمال کرنا چاہیے۔ دھان کی فصل کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے رہنا چاہیے۔ اگر فی نٹ (net) ان کی تعداد اوسطاً تین تک پہنچ جائے تو زہروں کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ اس کیڑے کی روک تھام کے لئے دھان کے کھیتوں کی تیاری کے وقت وٹوں پر ہل چلا کر انڈوں کو تلف کر دینا چاہیے۔ اس کے علاوہ کھیتوں، وٹوں اور کھالوں کو صاف رکھنے سے اس کیڑے کی تعداد کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

دھان کی سیاہ بھونڈی (Rice Hispa)

اس کیڑے کا حملہ پنجاب میں دھان کی فصل پر ہوتا ہے۔ پنیری کو زیادہ پانی دے کر اس کیڑے کو اکٹھا کر کے مارا جا سکتا ہے۔ شروع میں جب پودے ابھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ حملہ شدہ پتے کاٹ کر تباہ کیے جا سکتے ہیں۔ اگر ان تدابیر کے باوجود اس کی تعداد ایک کیڑا فی پودا یا ایک حملہ شدہ پتہ فی پودا ہو جائے تو زہروں کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ کیڑا پتوں کو کھرچ کر سبز مادہ کھاتا ہے اس لئے زہر پاشی پتوں پر کرنی چاہئے۔

دھان کی لشکری سُنڈی (Army worm)

یہ کیڑا عام طور پر اکتوبر میں مونجی کی پکتی ہوئی فصل کو نقصان پہنچاتا ہے۔ سُنڈی دھان کے سٹوں کو کاٹ کر ضائع کر دیتی ہے۔ اگر اس کی تعداد مقررہ حد سے تجاوز کر جائے تو زہروں کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔

دھان کے کیڑوں کے لئے زہروں کا استعمال

تنے کی سنڈیاں اور سفید پشت والا میلہ کے انسداد کے لئے سیون 10 ڈی، پاڈان 4 جی، فیوراڈان 3 جی بالترتیب بحساب 10 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ ان زہروں کے علاوہ سومی تھیاں 150 ای سی (500 ملی لیٹر)، نواکران 40 ایس سی ڈبلیو (500 ملی لیٹر) اور پتہ لپیٹ سنڈی کے خاتمہ کے لئے کراٹے 25 ای سی (500 ملی لیٹر) سومی تھیاں 50 ای سی (500 ملی لیٹر) اور پاڈان 95 ایس پی (300 ملی لیٹر) فی ایکڑ، پاڈان 95 ایس پی (300 گرام) فی ایکڑ استعمال کریں۔ ان زہروں کے استعمال سے فصل کو کیڑوں کے نقصان سے بچایا جا سکتا ہے۔

دھان کی بیماریاں

پاکستان میں دھان کی فصل پر بہت سی بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں۔ ان میں بکانی یا فٹ راٹ (Bakanae / Foot rot) ، پتوں کا جراثیمی جھلساؤ (Bacterial Leaf blight)، دھان کا بھکا (Paddy blast)، پتوں کا بھورا جھلساؤ اور تنے کی سڑ انڈ خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ ان بیماریوں کی روک تھام کے لئے بہت سے طریقے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ پھپھوندی والی امراض مثلاً بکانی، دھان کا بھکا اور پتوں کا بھورا جھلساؤ کے علاج کے لئے بیج کو پھپھوندی کش زہریں لگائیں۔ اس مقصد کے لئے بیج کو بینلیٹ یا ڈیروسال یا ٹاپسن ایم بحساب 3 کلوگرام فی کلوگرام بیج ڈیڑھ گنا پانی میں حل کر کے بیج کو اس محلول میں 24 گھنٹے کے لئے بھگوئیں۔ اس کے بعد بیج کو انگوری مارنے کے لئے چالیس گھنٹے کے لئے ڈبو دیں۔ بیج کو زہر لگانے کا یہ طریقہ پنیری کے لئے ہے۔ خشک طریقے سے پنیری تیار کرنے کی صورت میں بیج کو پنیری کاشت کرنے سے تقریباً دو ہفتے پہلے زہر لگائیں۔ بکانی سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ جن کھیتوں میں پچھلے سال بیماری کا حملہ ہوا ہو، وہاں باسمتی کاشت نہ کی جائے۔ تندرست اور بیماری سے پاک بیج استعمال کریں۔ متاثرہ پودوں کو اکھاڑ کر جلا دیں۔ دھان کے بھکا سے بچاؤ کے لئے پچھیتی کاشت سے احتراز کیا جائے۔ کٹائی کے بعد بیماری سے متاثرہ فصل کے مڈھ اور پرالی تلف کر دیں۔ گوبھ کی حالت سے لے کر دانہ بننے تک کھیت کو خشک نہ ہونے دیا جائے۔ دھان کی فصل پر جراثیمی جھلساؤ سے بچانے کے لئے بیمار پودے تلف کر دیں۔ بیماری والے کھیت کا پانی دوسرے کھیتوں میں نہ جانے دیا جائے۔ تنے کی سڑ انڈ کے انسداد کے لئے بیماری سے متاثرہ مڈھ جلا دیں۔ کھیت میں پانی زیادہ دنوں تک ایک سطح پر کھڑا نہ رکھیں۔

چوہوں کا انسداد

پاکستان میں تین چار اقسام کے چوہے دھان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کا زیادہ حملہ پھول کھلنے سے دانے بننے تک ہوتا ہے۔ دھان کی فصل میں چوہوں کے کنٹرول کیلئے سب سے اہم بات وقت کا صحیح تعین ہوتا ہے۔ جب فصل 5 سے 6 ہفتے کی ہوتی ہے تو اس وقت چوہے اکثر کھیتوں کے کناروں پر جڑی بوٹیوں کو کھاتے ہیں۔ اس وقت زہریلا طعمہ (بیٹ) کا استعمال زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کسان بھائیوں کا آپس میں تعاون بہت ضروری ہے کیونکہ چوہے نقل مکانی کرتے ہیں۔ اس لئے تمام کسان جن کے کھیت ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ یا قریب ہوں مل کر چوہوں کے خلاف مہم چلائیں۔ اس طرح خرچ بھی کم ہوگا اور چوہے بھی زیادہ مریں گے۔ اجتماعی کوشش سب کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگی۔ چوہوں کو مارنے کے لئے دو اقسام کی زہریں استعمال ہو رہی ہیں۔ زنک فاسفائیڈ اور راکومن۔ زنک فاسفائیڈ کا طعمہ بنانے کے لئے 5 کلوگرام ٹوٹا چاول میں 50 گرام کھانے کا تیل اچھی طرح ملائیں۔ اس میں 125 گرام زنک فاسفائیڈ ملائیں حتی کہ سلیٹی رنگت ہو جائے۔ اب باقی ماندہ 50 گرام تیل اچھی طرح ملا کر طعمے کو 100 گرام پلاسٹک کے تھیلے میں سٹور کر لیں۔ راکومن کا طعمہ بھی اسی طریقہ سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں زنک فاسفائیڈ کی جگہ 250 گرام راکومن ڈالتے ہیں۔ جب فصل 5 سے 6 ہفتے کی ہو جائے تو کھیت کی منڈھیروں پر ہر دس قدم پر دو ٹکڑے یا چائے کے چمچ کے برابر طعمہ رکھ دیں۔ جہاں طعمہ کھا لیا گیا ہو، وہاں اسی مقدار میں دوبارہ رکھ دیں۔ کٹی ہوئی فصل کو بلوں کے پاس مت رکھیں۔

برداشت

فصل کی برداشت سے دو ہفتے قبل کھیت سے پانی نکال دینا چاہئے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ سٹے نکلنے کے 30-35 دن بعد فصل کٹائی کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ کٹائی کے وقت نمی کی شرح 22 فیصد ہونی چاہئے۔ اور فصل کا رنگ سنہری ہو جائے تو سمجھ لیں کہ فصل کٹائی کے لئے تیار ہے۔ اگر کٹائی میں دیر کی جائے تو دانے گرنا شروع

ہو جاتے ہیں۔ کٹی ہوئی فصل کو ایک دو دن دھوپ لگوائیں تاکہ پودا اچھی طرح خشک ہو جائے۔ کٹائی کے بعد دو تین روز کے اندر پھنڈائی کر لینی چاہیے۔ یاد رہے، فصل کو زمین کے برابر سے کاٹنا چاہیے۔ تاکہ ان میں تنے کی سنڈیاں نہ رہ پائیں۔

محفوظ کرنا

دھان کو محفوظ کرنے سے پہلے تمام گوداموں یا بھڑولوں کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیے۔ اور ان میں سفارش کردہ کیڑے مار دوائیوں کا سپرے کرنا نہایت ضروری ہے۔ سٹور کرنے سے پہلے دھان میں نمی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ جس کا 12 سے 13 فیصد تک ہونا ضروری ہے۔ تاکہ مطلوبہ چھڑائی اور پکانے کی خصوصیات حاصل کی جا سکیں۔

مزید معلومات کے لئے

کوآرڈینیٹر رائس پروگرام

قومی زرعی تحقیقاتی مرکز، پارک روڈ، اسلام آباد۔